جہاں چاہ... وہاں راہ

ماہانہ مدنی مشوروں کے مدنی پھول

فروری 2026ء

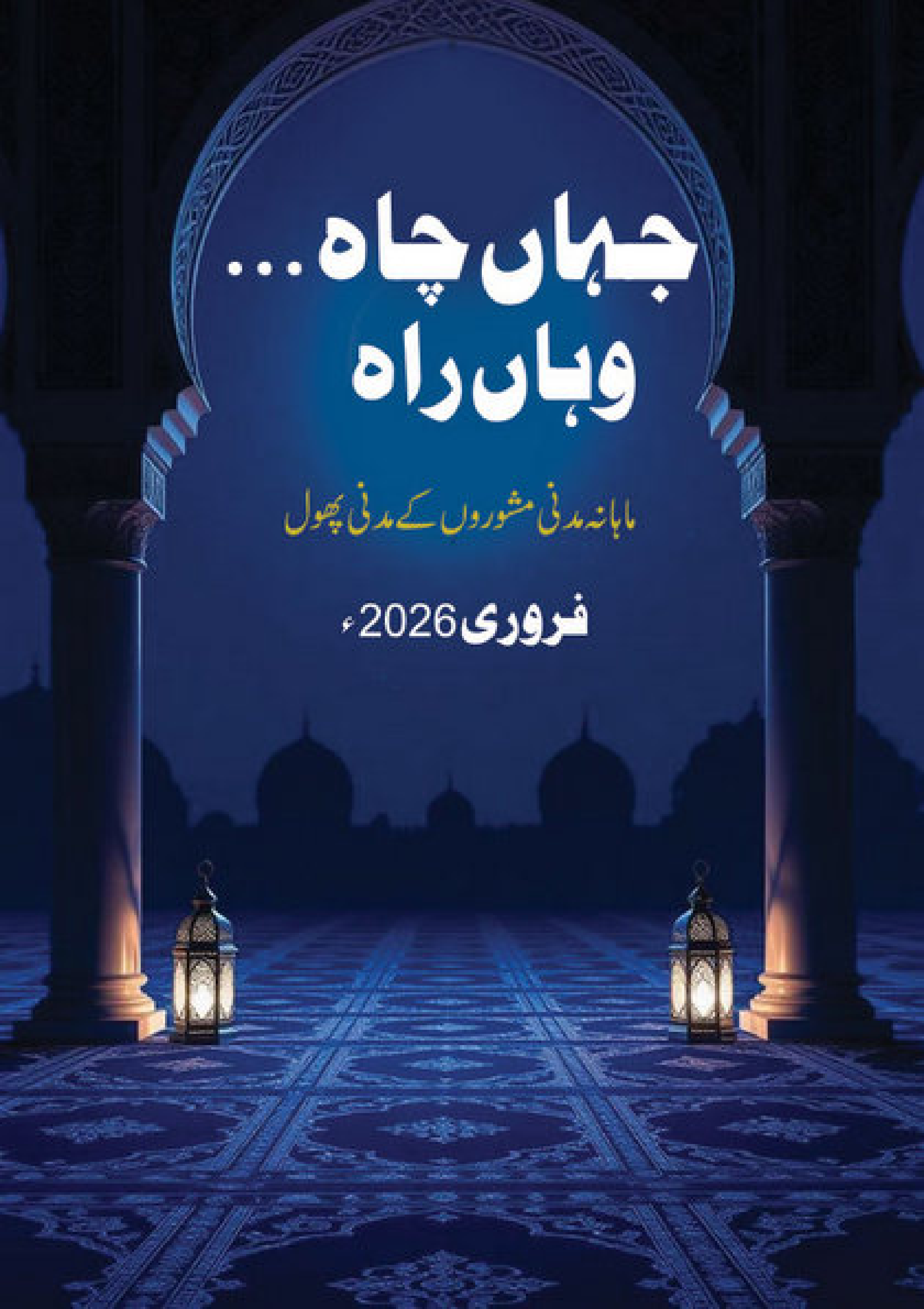

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِیّٖن
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

جہاں چاہ...وہاں راہ

درود شریف کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم ہے کہ: جو بندہ مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ پاک اس پر 10 رحمتیں نازل فرماتا ہے اور اس کے 10 گناہ مٹا دیتا ہے اور اس کے 10 درجات بلند فرماتا ہے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فرضی حکایت: سچی کوشش کا صلہ

ایک مسجد میں نمازیوں کی تعداد روز بروز کم ہو رہی تھی۔ امام صاحب نے عزم کیا کہ محلے میں نیکی کی دعوت کا باقاعدہ کام شروع کیا جائے۔ چونکہ امام صاحب کے پاس کچھ زیادہ ذمہ داریاں تھیں، ان کو اس دینی کام کو کرنے کے لئے وقت نکالنا مشکل ہو گیا تھا۔ اس لیے انہوں نے فیصلہ کیا کہ مسجد کے نمازیوں میں سے ہی کسی کو اس دینی کام کی ذمہ داری دینی چاہیے۔

سب سے پہلے انہوں نے فہیم کو بلایا، جو نیک دل نوجوان تھا اور ہر نماز میں تکبیرِ اولیٰ میں شریک ہوتا۔ امام صاحب نے کہا: آپ اس دعوت کے کام کی ذمہ داری قبول کریں۔

فہیم نے معذرت کرتے ہوئے کہا: یہ کام حساس ہے، کیونکہ لوگ مختلف مزاج کے حامل ہیں اور میں ہر ایک کے مزاج کے مطابق بات نہیں کر سکتا۔ ویسے بھی یہ کام کوئی عالم

1...نسائی، کتاب السہو، باب الفضل فی الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم، حدیث: 1294، ص 222

یا دینی معلومات رکھنے والا ہی بہتر انداز میں کر سکتا ہے۔ امام صاحب فہیم کی بات پر خاموش رہے اور اگلے دن امام صاحب نے فیضان سے یہ بات کہی، وہ نہ عالم تھا نہ خطیب، بس دین سے محبت رکھتا تھا۔ فیضان نے کہا: میرے پاس بھی کوئی خاص دینی علم تو نہیں، البتہ میں کوشش ضرور کروں گا۔ اس کے بعد فیضان نے دوسروں سے تعلقات قائم کرنے کے لئے چھوٹے چھوٹے ہدف مقرر کیے جس سے لوگوں کو اس سے انسیت ہو اور وہ لوگوں کو نیکی کے کاموں کو کرنے اور نماز باجماعت ادا کرنے کی دعوت دے سکے:

کہ وہ سلام میں پہل کیا کرے گا، نماز کی پابندی کرے گا، نرم لہجہ اپنائے گا، ان کو نماز کی دعوت دے گا، ہر ایک سے خیر خواہی کرے گا۔

اس کی کوششوں سے کچھ ہی عرصے میں لوگ مسجد سے جڑنے لگے اور نمازوں میں لوگوں کی تعداد بڑھنے لگ گئی یوں اس ایک بندے کی کاوش سے اس علاقے میں نیکیوں کی بہار آگئی اور مسجد کی رونق میں اضافہ ہوا۔

فہیم نے کہا: یہ تو وہی کام ہے جسے میں نے لوگوں کے مختلف مزاج ہونے اور ان کے ردِ عمل کے خوف سے ٹال دیا تھا۔ امام صاحب نے کہا: چھوٹی چھوٹی کوششیں بھی بڑا اثر پیدا کر سکتی ہیں اور دین کی خدمت میں تو ہر کوشش قیمتی ہے۔ فیضان نے اپنے خلوصِ عمل سے ہی اس دینی کام کو سرانجام دیا ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! عمل کی سادگی اور مستقل مزاجی ہی سب سے بڑی قوت ہے اور کسی کام کو سرانجام دینے کے لئے اس میں پختہ ارادہ ہونا بڑی اہمیت کا حامل ہوتا ہے کہ جب کسی کام کو کرنے کا عزم مصمم ہو اور کوشش سچی ہو تو وہ کام پایۂ تکمیل تک پہنچ جاتا ہے۔ ایک مشہور مقولہ ہے کہ ”جہاں چاہ، وہاں راہ“ یعنی جہاں کوشش کی جاتی ہے وہاں

رستے خود بخود بن جاتے ہیں، اگر ہماری کوشش اللہ پاک کے دین کی سربلندی کے لئے ہو،اس کی تبلیغ و اشاعت میں ہو تو اس میں اللہ پاک کی مدد بھی شاملِ حال ہو جاتی ہے اور یوں مشکل کام آسان ہوتے اور مقاصد میں کامیابی ملتی ہے۔ قرآن وسنت کی روشنی میں یہ بات واضح ہوتی ہے کہ کامیابی صرف خواہش سے نہیں بلکہ صبر، محنت، دعا اور توکل سے حاصل ہوتی ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ہے کہ

وَ اَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰىۙ (۳۹)
(سورۃ النجم، آیت 39)

ترجَمۂ کنزالعرفان: اور یہ کہ انسان کیلئے وہی ہو گا جس کی اس نے کوشش کی۔

پیارے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کوئی بھی اہم دینی یا دنیوی کام ہو، بلاوجہ عذر اور بہانہ پیش کرکے اُس سے منہ نہیں پھیرنا چاہئے، بالخصوص ایسے کاموں سے جن سے منہ پھیر لینا بہت بڑے اجر و ثواب سے محرومی کا باعث ہو۔ خدمتِ دین کے کاموں میں اَعذار پیش کرکے اُن سے جان چھڑا لینا نہ صرف ثواب سے محرومی ہے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ دین کی تبلیغ واِشاعت میں کمزوری کا سبب بنتا ہے۔ یقیناً شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ برائیوں کو فروغ ملے اور خدمتِ دین کا کام مزید سُست ہو، اس لئے نفس و شیطان مل کر انسان کے سامنے ممکن کاموں کو بھی بھاری اور ناممکن بنا کر پیش کرتے ہیں جس کی وجہ سے انسان اس پر عمل سے گریز کے لیے بہانے تراش لیتا ہے۔ مثلاً:

بہانوں کو چھوڑیے

بعض اسلامی بھائیوں کی طرف سے دینی کاموں کی ذمہ داری کو قبول نہ کرنے اور اس سے راہِ فرار اختیار کرنے کے لئے کچھ اس طرح کی باتیں سننے کو ملتی ہیں:

مجھے دینی کاموں کے لئے وقت نہیں ملتا، میں اکیلا کام کیسے کروں؟ علاقے میں سُنّیت

نہیں، علاقے میں حالات ٹھیک نہیں، نیو سوسائٹی ہے یہاں وہ ماحول نہیں ہے وغیرہ۔ یاد رہے کہ ایسے اعذار دین کا سچا درد رکھنے والے مسلمان کے لئے مناسب نہیں۔

بہانوں اور خدمتِ دین کے عظیم کاموں سے جان چھڑانے کا یہ رویہ نہ صرف نیکیاں کمانے کے مواقع سے محروم کر دیتا ہے بلکہ آہستہ آہستہ دین کا درد بھی ختم کر دیتا ہے۔ جب بار بار "امر بالمعروف و نہی عن المنکر" کے کاموں کو ٹالنے کی عادت بن جائے تو ایمان کی حرارت کمزور پڑنے لگتی ہے اور انسان معمولی دنیاوی مصروفیات کو دین پر ترجیح دینے لگتا ہے۔ نتیجتاً نیکیوں کی محبت اور گناہوں سے نفرت کا جذبہ سرد پڑ جاتا ہے۔ حیلے بہانوں کی کثرت ہمیں عمل سے دور اور صرف نیتوں کے سہارے جینے کا عادی بنا دیتی ہے۔ اس لیے کامیابی کا راستہ یہی ہے کہ انسان اپنے نفس کے گھڑے ہوئے اعذار کو پہچانے اور ان سے نجات حاصل کرے۔

پیارے اسلامی بھائیو! جس طرح اللہ پاک نے ہر انسان کو اسی کا مکلف کیا جس کی اُس میں طاقت ہے، جس قدر ہو سکے انسان کوشش کرے، اسی طرح دنیا بھر میں سنتوں کی خدمت کرنے والی عظیم تنظیم دعوتِ اسلامی بھی اپنے ہر اسلامی بھائی اور اسلامی بہن سے یہی تقاضا کرتی ہے کہ جیسے ممکن ہو ویسے اور جس قدر ممکن ہو اتنا دینی کام کر لیا جائے۔ یہ سوچ کر دینی کام کرنے سے انکار نہ کریں کہ میں مکمل طریقے سے دینی کام نہیں کر سکتا۔ یعنی کچھ کرنے کا جذبہ اور کڑھن ہو تو جس انداز میں دینی کام کرنا ممکن ہو ویسے کر لئے جائیں اور اس حوالے سے اپنے نگران سے مشاورت کر لی جائے۔ اگرچہ تنظیمی طور پر دینی کام کرنے کا ایک انداز طے ہے لیکن موقع محل کے اعتبار سے تنظیم نے لچک رکھی ہے۔ لہٰذا دینی کاموں میں کوئی رکاوٹ آجائے تو اُسے دُور کیا جائے گا نہ یہ کہ دینی کام کو

سِرے سے ہی ترک کر دیا جائے۔ حالات جیسے بھی ہوں، کوئی بھی آزمائش آ جائے دینی کاموں میں حصہ لینے کی سچی کوشش ہونی چاہیے۔ دینی کاموں میں شرکت کو اپنی سعادت سمجھنا چاہیئے اور خوب بڑھ چڑھ کر نیکی کا کام کرتے رہنا چاہیئے۔ اللہ والوں کا یہی طریقہ کار رہا ہے کہ آزمائش کے باوجود نیکی کی دعوت کا فریضہ ادا کرتے تھے، خود ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے دعوتِ دین میں رکاوٹوں کے باوجود اسلام کی ترویج کا کام جاری رکھا۔ چنانچہ؛

آزمائش کے باوجود نیکی کی دعوت دینا

حضرت ربیعہ بن عِباد دِیلی رضی اللہ عنہ اسلام لانے کے بعد زمانۂ جاہلیت کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں نے ذوالمجاز کے بازار میں دیکھا کہ لوگ نبیِ اَکْرَم، رسولِ مُحتشم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ارد گرد جمع تھے اور آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اُن سے فرما رہے تھے:" یَااَیُّهَا النَّاسُ قُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تُفْلِحُوا "اے لوگو! لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کہو، فلاح پا جاؤ گے۔ جبکہ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پیچھے بھینگی آنکھوں والا شخص کھڑا تھا جس کے سر پر دو چوٹیاں تھیں وہ لوگوں سے کہہ رہا تھا: یہ بے دین، جھوٹا ہے۔ آپ علیہ الصلوۃ والسّلام جہاں جاتے یہ بھی پیچھے پیچھے جاتا۔ میں نے لوگوں سے اس شخص کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ یہ آپ کا چچا ابو لہب ہے۔ [2]

پیارے اسلامی بھائیو! آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے تبلیغِ دین کے مبارک انداز سے چند چیزیں سیکھنے کو ملتی ہیں کہ نیکی کی دعوت میں پختہ عزم رکھا جائے، مستقل مزاجی کے ساتھ نیکی کی دعوت دی جائے، اگر کوئی نیکی کی دعوت دیتے وقت رکاوٹ حائل ہو بھی

2 ...مسند امام احمد، مسند الکوفیین، حدیث ربیعۃ بن عباد الدیلی، 7/ 270، حدیث:19520، بتقدمٍ ومتاخرٍ

جائے، کوئی آزمائش آ بھی جائے تو اس کو نظر انداز کیا جائے، اپنی دعوت کو جاری رکھا جائے کہ نیکی کی دعوت کا کام سب سے بڑی عبادت ہے چنانچہ اللہ پاک کا ارشاد ہے:

دعوتِ دین سب سے بڑی عبادت ہے

وَ مَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَاۤ اِلَى اللّٰهِ وَ عَمِلَ صَالِحًا (پ24، حم سجدہ:33)	ترجَمۂ کنزالعرفان: اور اس سے زیادہ کس کی بات اچھی جو اللہ کی طرف بلائے اور نیکی کرے۔

اس آیت کی تفسیر میں ہے: دینِ حق کی دعوت دینا سب سے بڑی عبادت اور سب سے اہم اطاعت ہے اور اس سے زیادہ کسی کی بات اچھی نہیں جو اللہ پاک کی توحید اور عبادت کی طرف بلائے اور نیک کام کرے۔(3)

پیارے اسلامی بھائیو! ارادے کی مضبوطی انسان کو ہر مشکل کا مقابلہ کرنے، ہر رکاوٹ کو عبور کرنے، اور اپنے مقصد کے حصول کے لیے مستقل مزاج رہنے کی طاقت دیتی ہے۔ آیئے اس حوالے سے امیرِ اہلسنت کے مدنی مذاکروں اور مرکزی مجلسِ شوریٰ کے مدنی مشوروں سے ماخوذ مدنی پھول سنتے ہیں:

مدنی مذاکروں اور مرکزی مجلسِ شوریٰ کے مدنی مشوروں سے ماخوذ مدنی پھول

- مستقل مزاجی کے ساتھ دینی کام کیجئے، اپنے اَہداف کو حاصل کرنے کے لیے مسلسل کوشش جاری رکھیں۔(4)
- دُھن اور کڑھن دونوں اللہ پاک کی دَین ہے، دِینی کام دُھن اور کڑھن سے ہی

(3)... تفسیر کبیر، فصّلت، تحت الآیۃ:33، 9/562، ملتقطاً

(4)... مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، 19، 20، جمادی الاولیٰ 1446ھ بمطابق 22، 23 نومبر 2024ء

ہوتا ہے۔[5]

- بعض کمزور لوگ مسلسل کوشش کر کے کامیابی حاصل کر لیتے ہیں اور تاریخ کا حصہ بن جاتے ہیں۔[6]
- کسی دینی کام کی ترقّی کے لیے کوئی مُہِم شروع کرنی ہو تو بھرپور جوش وجذبے سے ابتِدا کی جائے، کچھ دن گُزرنے کے بعد وہ خود ہی نارمل ہو جاتی ہے۔ اگر شُروع ہی نارمل انداز میں کی جائے تو اس میں کامیابی کا معیار بہت نیچے آجاتا ہے۔[7]
- جو دنیا بھر میں دینی کام کرنا چاہتا ہے، لوگوں کو بدلنا چاہتا ہے، اُسے سیرتِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کا مُطالَعہ اور اس پر عمل کرنا ہوگا۔[8]
- کامیابی حاصل کرنے کے لیے ناکامی کے اسباب سے آگاہی ضروری ہے (مثلاً کامیابی کے حُصول کی کوشش ترک کر دینا، اپنی ناکامی کا ذمہ دار دوسروں کو قرار دینا، صحیح وقت کا تعین نہ ہونا اور فیصلوں میں تاخیر کرنا، پلاننگ کی کمی، لاپرواہی، خوف، ڈر اور نااُمیدی، اعتماد میں کمی، بِلاوجہ کی سوچیں، فرد اور کام کا غلط انتخاب، دُعا کا ترک کر دینا، اپنی سوچ اور سمت کا درست نہ ہونا، مستقل مزاجی کی کمی، ناکام لوگوں کے ساتھ بیٹھنا وغیرہ)[9]

---

5 ...مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، 17 تا 20 صفر المظفر 1445ھ بمطابق 4 تا 7 ستمبر 2023ء
6 ...مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، 10 رمضان المبارک 1445ھ بمطابق 20 مارچ 2024ء
7 ...مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، 10 تا 15 ذیقعد شریف 1445ھ بمطابق 19 تا 24 مئی 2024ء
8 ...مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، 10 تا 15 ذیقعد شریف 1445ھ بمطابق 19 تا 24 مئی 2024ء
9 ...مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، 15 تا 19 رجب شریف 1445ھ بمطابق 27 تا 31 جنوری 2024ء